

اگر زمین میں رہنے والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے۔

لیکن چونکہ زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی طرف رسول اور نبی بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو وہ کھانے پینے، شادی بیاہ، خوشی غمی اور طہارت و غسل کے عوارضات سے دوچار نہ ہونے کی وجہ سے اسوہ نہ بن سکتا۔ کیونکہ اس بتانے اور

سنانے کی نسبت مشاہدہ سے جلد سمجھتا ہے اور اسے اختیار کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان بتانے کی نسبت کر کے دکھانے سے جلدی سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم یقین رکھتے ہو کہ قیامت کی قیامت کا دن قائم ہوگا

اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے تو پھر تمہارے لئے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر

اپنی زندگیاں گزاریں اس لئے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے وضو کس طرح کیا اس طرح وضو کریں۔ جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں۔ آپ نے سونے کی طرح سو جائیں اور

بیدار ہو کر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علیٰ ہذا القیاس اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسائل پیش آتے ہیں ان تمام کا حل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نہ صرف نمونہ بیان کیا بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کیلئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی



انا ہدیناہ السبیل اما

شاکرا واما کفورا (الہر: ۳)

(کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو) اس کی راستے کی طرف راہنمائی بھی کر دی اب چاہے تو وہ شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کر لے۔

اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کر کے بتائیں کہ اس پر عمل کرنا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اس پر عمل محال یا مشکل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا ہے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان يؤمنوا

اذ جاءهم الهدی الا ان قالوا ابعث

اللہ بشرا رسولا قل لو کان فی

الارض ملئکة یمشون مطمئنین

لنزلنا علیہم من السماء ملکا

رسولا (الاسرا: ۹۵-۹۴)

کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آتی

ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز

رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول بنا

کر بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے

پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ

الحمد لله رب العالمین

والصلوة والسلام علی سید

المرسلین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من

الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول

اللہ اسوة حسنة لمن کان یرجوا

اللہ والیوم والاخر و ذکر اللہ کثیرا

(الاحزاب: ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص

کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا

ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان

کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذی خلق الموت

والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملا

وهو العزیز الغفور (سورة الملک: ۲)

اللہ تعالیٰ وہ بابرکت ذات ہے جس

نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے

تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور وہ غالب بخشنے

والا ہے۔

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست

فرمایا تاکہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کر

سکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی کسی نے

مجھے یہ مسئلہ بتایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بے شک انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کا فرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل و عیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث میں دائیں جانب کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كان النبي يحب التيمين
ما استطاع في مشانه كلمه في
طهوره وترجله وتنعله (بخاری، مسلم
بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۲۶ باب سنن الوضوء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں اپنے وضو کرتے وقت کنگھی کرتے اور اپنا جوتا پہنتے وقت۔

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ حتیٰ الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ مثلاً استنجا کرتے وقت۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال نبي الله اذا بال
احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا
ات الخلاء فلا يمسح بيمينه واذا
شرب فلا يشرب نفسا واحدا (ابوداؤد
۶/۱ باب كراهية مس الذكر باليمين في الستراء
كتاب الطهارة)

اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایان ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء

لوگوں آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہونے والا ہے۔ تو وہ شخص عیش میں راضی ہو گا۔ اونچی جنت میں جن کے پھل قریب ہوں گے کھاؤ اور پوچھو شکوہ اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی۔ بائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملئكته يصلون
على ميامن الصنفوف (ابوداؤد
۱۰۵/۱ 'باب' من يستحب ان امام
في الصف وكراهية التاخر)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نماز میں صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل و انصاف کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان
المقسطين عند الله على منابر من
نور عن يمين الرحمن عزوجل
وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في
حكم واهليهم وما ولو
(مسلم ۱۲۱/۱ 'باب فضيلت

الامير العادل كتاب الامارة)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زندگی کو ہی نمونہ اور آئینہ بنائے۔ مگر افسوس کہ **عامة الناس** آج اپنے معاملات میں سنت طریقہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور ہی ضرور کرنے ہیں۔ لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے مستحق بھی بنیں۔ مثلاً کھانا، پینا، کپڑے پہننا، بیت الخلاء جانا، غسل کرنا وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کو کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تو **عامة الناس** کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا صرف ایک پہلو پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے اور کچھ لوگوں کو بائیں ہاتھ میں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فاما من اوتى كتابه
بيمينه فيقول هاؤم اقرأوا كتيبہ۔
انى ظننت انى ملق حسابیہ۔ فهو
فى عيشة راضیة فى جنة عالیہ
فطوفها دانیة۔ كلوا واشربوا هنیئا
بما اسلفتم فى الايام الخالیة (الحاقۃ
۱۹-۲۲)

جو جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائے گی وہیں کہیں گے

میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استنجانہ کرے اور جب پانی پے تو ایک ہی سانس میں نہ پیے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كانت يد رسول الله اليمينى لظهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من أذى (ابوداؤد ۱/۶، کتاب الطہارۃ)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بائیں ہاتھ استنجائی کیلئے۔

آمد برسر مطلب: اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے ہیں۔ تاکہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کر کے اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۱۔ کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا
کھانا کھاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کا حکم فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول الله قال اذا كل احدكم فلياكل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه (مسلم ۱۷۲/۲ باب آداب الطعام والشراب واحكامها کتاب الاثریہ)
بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔“

آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں

ہاتھ سے کھاپی رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روک دیتے۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

كنت في حجر رسول الله فكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي يا غلام سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك (مسلم ۱۷۲/۲ کتاب الاثریہ)

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بچے اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

عن جابر رضي الله عنه قال لا تاكلوا بالشمال فان الشيطان ياكل بالشمال (مسلم ۱۷۲/۲ کتاب الاثریہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھائیں ہاتھ سے نہ کھو، اس لئے کہ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور مسلم شریف ہی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: **ويشرب بشماله** اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے اور حکم بھی۔

سوتے وقت داہنی کروٹ سونا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو زندگی

گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نا صرف کہ کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت بھی دائیں کروٹ پر ہی لیٹتے اور اسی طرح سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔ حضرات براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك كي للصلاة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اني اسلمت وجهي اليك الخ (مسلم ۳۳۸/۲، باب الدعاء عند النوم، کتاب الذكر والدعاء)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بستر پر (سوتے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو (آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل دعا سکھائی جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا بیان کرنا مقصود ہے) فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی جانب لیٹنا

حتی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹے تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داہنی کروٹ لے کر ہی لیٹے تھے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كان النبي اذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الايمن (بخاری ۱۵۵/۱، باب الفجر علی الشق الايمن بعد رکعتی الفجر، کتاب النہد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں۔ مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر کام کو دائیں جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کنگھی کرنا اور جوتا پہننا بھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

كان النبي العجبة التيمم في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله (بخاری ۹۲/۱ باب التيمم في الوضوء والغسل كتاب الوضوء)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا غسل بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمنى واذا خلع فاليبدأ بالشمال (مسلم ۱۹۷/۱۲) باب استحباب ليس النعال في اليمنى 'ترمذی ۳۷۱/۱۱' ابواب اللباس) کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنتے تو وہ دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں اور اتارتے وقت بائیں جوتا اتاریں۔

حجامت بناتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجامت بخواتین تو دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع کرتے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله اتى مغافاتي الجمره فرماها ثم انى منزله بمنى ونحرم قال للعلاق خذوا شعر

ہاتھ کو کھینچ سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں ہاتھ کو دھوتے پھر مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں کو تختوں سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھوتے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت اپنے دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور آخر تک دائیں جانب ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ اذا لبستم واذا توضاؤنا فابدؤوا بيمينكم (مسند احمد ابو داؤد و ترمذی و مشکوٰۃ ۳۶۱/۱ باب سنن الوضوء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔

لباس پہنتے وقت دائیں جانب کو ترجیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کرتے۔ فقہیہ امت محمدیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا لبس قميصا بدأ بيمينه (ترمذی ۳۶۱/۱ باب ما جاء في قميص ابواب اللباس)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔ اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی جب لباس پہنیں وہ قمیض ہو یا شلوار بنیان سویر جری ہو یا جیکٹ وغیرہ اپنی دائیں جانب سے پہننا شروع کریں اور جب اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ مبارک ہے۔

جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا

نشت میں کریں گے یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

غسل میں پانی سر کے دائیں جانب بہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا غسل من الغبابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ يكفه بدأ بشق راسه الايمن ثم الايسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما على راسه (مسلم ۱۳۷/۱ باب حفه غسل الغبابة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو وہ دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے پانی لے کر اپنے سر کی دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر پھیرتے۔

وضو کرتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت بھی دائیں جانب کا لحاظ رکھتے۔ امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثم غسل يده اليمينى الى المرفق ثلاث مرات ثم غسل يده اليسرى قل ذلك ثم مسح براسه ثم غسل رجله اليمينى الى الكعبين ثلاث مرات ثم غسل يسرى مثل ذلك (مسلم ۱۲۱/۱ باب حفه الوضوء و كماله كتاب الطهارة)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں

الایمنون (بخاری، مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ ۳۷۱/۲ کتاب الاثریہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دھویا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کوس کا پانی ملا دیا گیا۔ پھر ایک پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اپنی دائیں جانب والے دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے (یعنی وہ زیادہ حقدار ہیں) خردوار تم بھی دائیں جانب سے آغاز کیا کرو یا دائیں جانب والوں کا لحاظ رکھا کرو۔

برادران اسلام

مذکورہ بالا ساری بحث سے یہ بات اظہر بن القیس ہو جاتی ہے کہ دائیں جانب کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہت بڑی عظمت و فضیلت اور اہمیت ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناتے ہوئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں، پیئیں، مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں، کپڑے اور جوتا پہنتے وقت دائیں جانب سے پہننا شروع کریں اور اتارتے وقت بائیں جانب اتاریں۔

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے حتیٰ کہ کسی سے لین دین کرتے وقت بھی چیز دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگیوں اللہ تعالیٰ کے حکم اور امام کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سنت اور محبوب طریقے کے مطابق گزاریں۔ آمین

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ حیث امرها ان تغتسل بنبته قال لها ابد ان بحیامنها و مواقع الوضوء منها (مسلم ۳۵۱/۱ کتاب الجنائز)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی دائیں جانب اور وضو والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرو۔

کسی کو چیز پکڑاتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رکھنا جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔ اس کیلئے حدیث میں کئی موقع بیان کئے گئے ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کئے گئے ہیں۔ ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی دائیں جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہئے۔ آخر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معاملات میں بھی عام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس فرماتے ہیں:

حلبت الرسول اللہ ﷺ

مشاة داجن و تیب لبنها بماء من البشر التي في دار انص فاعطى رسول اللہ ﷺ القدح فشرب و علی یساره ابو بکر و عن یمنه اعرابی فقال عمر اعط ابابکر یا رسول اللہ ﷺ فاعطى ال اعرابی النبی عن یمنه ثم قال الایمن فال الایمن و فی رواية الایمنون الایمنون

الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس (مسلم ۳۷۱/۱ کتاب الحج)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں آئے تو حجرہ کے پاس پہنچ کر اس کو نکلیاں ماریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی جگہ خیمے میں آئے اور قربانی کی پھر سر موٹھنے والے (حجام) سے کہا لو یہاں سے پکڑو (کاٹو شروع کرو) اور اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا۔ پھر بائیں جانب پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال لوگوں کو بطور تبرک دے دیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال کاٹوانے شروع کرنا چاہئے۔ بعض لوگوں نے تو شاید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی قسم اٹھانی ہے۔ کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہی کرنا ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ حجام کی دائیں جانب ہونی چاہئے۔ حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت بنواتے وقت حجام کو اپنے ست کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی دائیں جانب کو ترجیح دینی چاہئے۔

میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

جس طرح خود آدمی کو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے خواہ مردہ ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی دائیں جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ